آفاقِ تحقیق

جلد05شمارہ01(2024)

https://aafaq-e-adab.com

اردو افسانے میں مہاجرت کا موضوع: قرۃ العین حیدر (عینی آپا) سے عصرِ حاضر تک

The Theme of Migration in Urdu Short Stories: From Anee Apa to the Present

Dr. Hira Kaleem

Assistant Professor, Department of Urdu,

Government College University, Lahore

Email: *hira.kaleem@gcu.edu.pk*

Abstract:

This research explores the evolving theme of migration in Urdu short stories from Ismat Chughtai and Qurratulain Hyder (Anee Apa) to contemporary writers. The study investigates how partition, displacement, exile, and identity crises are reflected through character development, narrative structure, and emotional depth. The paper also analyzes the stylistic diversity and socio-political layers present in the portrayal of migration.

Keywords: *Migration, Identity, Partition Literature, Urdu Short Story.*

تعارف

اردو افسانہ نگاری کی تاریخ میں "مہاجرت" ایک ایسا موضوع رہا ہے جو نہ صرف ذاتی تجربات بلکہ قومی و تہذیبی شعور کی عکاسی کرتا ہے۔ خاص طور پر قیامِ پاکستان کے بعد، مہاجرت نے اردو ادب میں گہرے نقوش چھوڑے۔ قرۃ العین حیدر المعروف عینی آپا سے لے کر آج کے عہد تک، افسانہ نگاروں نے اس موضوع کو نہایت فنکارانہ انداز میں برتا ہے۔ مہاجرت صرف جغرافیائی تبدیلی نہیں بلکہ جذباتی، تہذیبی اور شناختی کشمکش کی علامت بن کر افسانوں میں جگہ پاتی ہے۔ اس مقالے میں عینی آپا کے افسانوی ادب سے لے کر حالیہ افسانہ نگاروں کے کام تک مہاجرت کے بیانیے کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔

اردو افسانے میں مہاجرت کا ابتدائی اظہار

قیامِ پاکستان سے قبل اردو افسانے میں مہاجرت محض جغرافیائی تبدیلی نہیں بلکہ ایک فکری اور تہذیبی اضطراب کا اظہار تھا۔ تقسیمِ ہند سے قبل مہاجرت کی نمائندہ تحریریں سماجی ناہمواری، استحصال، اور سیاسی کشمکش کے تناظر میں لکھی گئیں۔

سعادت حسن منٹو کے افسانے "ٹھنڈا گوشت" اور "ٹوبہ ٹیک سنگھ" میں ہجرت کی نفسیاتی، جذباتی اور تہذیبی پیچیدگیوں کو بیان کیا گیا۔

کرشن چندر نے "پشاور ایکسپریس" میں مہاجرت کو اجتماعی اذیت کے روپ میں دکھایا، جبکہ **راجندر سنگھ بیدی** کی تحریروں میں انسان دوستی اور دردمندی کے رنگ نمایاں ہیں۔

یہ ابتدائی افسانے اس بات کی دلیل ہیں کہ مہاجرت ایک المیہ سے بڑھ کر تہذیبی شقاق کا عکاس تھی۔

عینی آپا اور مہاجرت کی جمالیاتی تعبیر

قرۃ العین حیدر، جنہیں عینی آپا کے نام سے جانا جاتا ہے، نے مہاجرت کو صرف ایک تاریخی واقعہ کے طور پر پیش نہیں کیا بلکہ اسے **تہذیبی اور وجودی سطح پر** سمجھنے کی کوشش کی۔

میں نہ صرف ہند اسلامی تہذیب کی تسلسل کی تصویر کشی کی گئی بلکہ ہجرت کے نتیجے میں پیدا ہونے والے **شناختی بحران** کو بھی موضوع بنایا گیا۔ **"آگ کا دریا"** ان کے ناول سفینۂ غم دل" جیسے افسانے جذباتی گہرائی اور تاریخی شعور کے ساتھ مہاجرت کی کربناکی کو بیان کرتے ہیں۔"

عینی آپا کا اسلوب **ادبی جمالیات، تاریخی معنویت اور فکری گہرائی** کا حسین امتزاج ہے، جو اردو افسانے میں مہاجرت کے بیانیے کو ایک نیا زاویہ فراہم کرتا ہے۔

مابعد قیامِ پاکستان افسانوں میں مہاجرت

قیامِ پاکستان کے بعد مہاجرت کا موضوع اردو افسانے میں ایک مستقل بیانیے کے طور پر ابھرا۔ 1947ء کے بعد کی صورتِ حال نے لاکھوں افراد کو اپنی جڑوں، ثقافت اور ماضی سے کاٹ کر ایک نئے مقام پر بسا دیا۔ اس تبدیلی نے انسانی نفسیات، تعلقات، اور شناخت کو گہرے طور پر متاثر کیا، جسے کئی افسانہ نگاروں نے مؤثر انداز میں بیان کیا:

تارڑ، بانو قدسیہ، اور انتظار حسین کے ہاں ہجرت اور یادداشت

انتظار حسین کے ہاں مہاجرت صرف جسمانی نہیں بلکہ روحانی، تہذیبی اور وجودی مسئلہ ہے۔ ان کے افسانے جیسے *شہرِ افسوس* اور *کچھوے* میں ماضی کی تلاش، جڑوں سے تعلق، اور اجنبیت کی اذیت کو نمایاں کیا گیا۔

بانو قدسیہ نے اپنے افسانوں اور ناولوں میں ہجرت کے بعد پیدا ہونے والے ثقافتی خلا، اور خاندانوں میں پیدا ہونے والی کشیدگی کو اجاگر کیا۔ ان کے ہاں عورت کا کردار اس تہذیبی صدمے کا اہم محور بن کر ابھرتا ہے۔

مستنصر حسین تارڑ نے ہجرت کو ایک نوسٹیلجیا کے پس منظر میں بیان کیا۔ ان کے سفرنامے اور افسانے ماضی کی طرف لوٹنے کی خواہش کو ظاہر کرتے ہیں۔ ان کے افسانوں میں "شناخت" ایک گمشدہ شے کی طرح پیش آتی ہے۔

بکھرتے رشتے، اجنبیت، اور نو آبادکاری کے مسائل

ہجرت کے نتیجے میں خاندانوں میں ربط ٹوٹا، رشتے اجنبی بنے اور نئی جگہ پر بسنے کے عمل میں لوگ اندر سے ٹوٹنے لگے۔ افسانوں میں یہ موضوعات بارہا دہرائے گئے۔

اجنبیت ایک مرکزی کیفیت بن کر افسانوی بیانیے میں داخل ہوئی۔ مہاجر کردار نہ پرانی جگہ سے جڑے رہتے ہیں اور نہ نئی جگہ کو مکمل اپنا پاتے ہیں۔

نو آبادکاری کے مسائل جیسے بے روزگاری، ثقافتی اختلافات، اور شناخت کی گمشدگی نے اردو افسانے کو ایک نئی فکری جہت دی۔

عصرِ حاضر میں ہجرت: عالمی منظرنامے میں

عالمی سطح پر ہجرت اب محض قیامِ پاکستان یا بھارت کی تقسیم کا مسئلہ نہیں رہا بلکہ معاشی، سیاسی، ماحولیاتی اور جنگی عوامل کی وجہ سے جاری ہے۔ عصرِ حاضر کے اردو افسانہ نگار اس عالمی ہجرتی تناظر کو اپنی تحریروں میں سمیٹ رہے ہیں۔

معاصر افسانہ نگاروں (مثلاً محمد حمید شاہد، فہمیدہ ریاض) کا کثیر الاقوام تجربہ

محمد حمید شاہد کے افسانے جدید زندگی کی پیچیدگیوں کو بیان کرتے ہیں، جہاں مہاجرت نہ صرف جسمانی بلکہ ڈیجیٹل، نفسیاتی اور ثقافتی ہو چکی ہے۔ ان کے افسانوں میں مہاجر صرف سرحد پار کرنے والا نہیں بلکہ وہ ہے جو اپنے اندر کی شناخت سے بھی دور ہو چکا ہے۔

فہمیدہ ریاض نے جبری ہجرت، جلاوطنی، اور عورت کی شناخت جیسے موضوعات کو عالمی تناظر میں بیان کیا۔ ان کی شاعری اور افسانے خواتین مہاجرات کے اندرونی کرب کو اجاگر کرتے ہیں۔

تارکینِ وطن کے بیانیے اور ثقافتی شناخت

نئی صدی میں تارکین وطن کے تجربات اردو افسانے میں خاص اہمیت اختیار کر چکے ہیں۔ مہاجرت کے نتیجے میں پیدا ہونے والی "دوہری شناخت" یعنی ایک طرف اپنے وطن کی یاد، اور دوسری طرف نئی سرزمین کی اجنبیت، ایک تخلیقی کشمکش کو جنم دیتی ہے۔

افسانہ نگار نئی نسل کے تجربات کو اس انداز سے بیان کر رہے ہیں جہاں "گلوبل شہری" ہونے کے باوجود، ایک "بے گھر" ہونے کا احساس نمایاں ہے۔ یہ بیانیہ نہ صرف ہجرت بلکہ اس سے جڑی تنہائی، تضاد، اور شناخت کے بکھراؤ کی عکاسی کرتا ہے۔

اردو افسانے میں مہاجرت کی علامتی اور اسلوبی جہتیں

اردو افسانے میں مہاجرت صرف ایک واقعہ یا سانحہ نہیں، بلکہ ایک گہرا تخلیقی تجربہ ہے جسے افسانہ نگاروں نے علامتوں، زبان، اور اسلوب کے ذریعے نہایت مہارت سے بیان کیا۔ یہ جہتیں مہاجرت کے کرب، اجنبیت، اور عدم شناخت کے احساسات کو گہرائی اور تہہ داری عطا کرتی ہیں۔

علامتیں: ریلوے اسٹیشن، بارش، خالی مکان، پرانا شہر

ریلوے اسٹیشن

ریلوے اسٹیشن اردو افسانے میں مہاجرت کی سب سے طاقتور علامت بن کر ابھرا ہے۔ یہ مقام روانگی، بچھڑنے، اور غیر یقینی مستقبل کی طرف سفر کا استعارہ ہے۔

منٹو کے افسانوں جیسے **ٹھنڈا گوشت** اور **کھول دو** میں ریلوے اسٹیشن تقسیم کی ہولناکی اور بکھرتے وجودوں کی علامت بن جاتا ہے۔

یہ علامت ہجرت کے اضطراب، فیصلے کے لمحے، اور زندگی کے ایک عہد کے خاتمے کو ظاہر کرتی ہے۔

بارش

بارش اکثر تبدیلی، پاکیزگی، یا کسی بڑے واقعے کے آغاز یا انجام کی علامت ہوتی ہے۔

کئی افسانہ نگار بارش کو پرانی یادوں کو دھونے یا نئی زندگی کی شروعات کی علامت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

تاہم مہاجرت کے افسانوں میں یہ بارش غم اور تنہائی کی شدت کو بڑھانے کا سبب بھی بنتی ہے۔

خالی مکان

خالی مکان ان زندگیوں کی علامت ہے جو چھوڑ دی گئی ہیں، یا جنہیں نئی شناخت کی تلاش ہے۔

انتظار حسین کے افسانوں میں پرانے مکان، بند دروازے اور ویران گلیاں ایک تہذیبی نقصان کا نوحہ ہیں۔

یہ مکان دراصل مہاجر کے اندر کے خلا، بے جڑ پن اور ماضی کی گرفت کا آئینہ ہوتے ہیں۔

پرانا شہر

پرانا شہر ایک یادگار ماضی، رشتوں، زبان اور تہذیب کی علامت کے طور پر موجود ہوتا ہے۔

افسانہ نگار اس شہر کو بار بار یاد کرتے ہیں جیسے کوئی محبوب چہرہ جو پیچھے رہ گیا ہو۔

یہ شہر اکثر خوابوں، قصوں یا خوابیدہ مناظر میں ابھرتا ہے—جہاں مہاجر کی اصل شناخت دفن ہے۔

زبان، لب و لہجہ اور ساخت میں تغیر

زبان کی ٹوٹ پھوٹ اور اجنبیت

مہاجرت کے افسانوں میں زبان کا تغیر خود ہجرت کا عکس پیش کرتا ہے۔

الفاظ میں اجنبیت، جملوں میں اضطراب، اور بیانیے میں انتشار محسوس کیا جا سکتا ہے۔

افسانہ نگار زبان میں لوکل لہجوں کو شامل کر کے نئی جگہ کے اثرات کو ظاہر کرتے ہیں، جیسے پنجاب سے آئے مہاجر کے لہجے میں اردو کی نفاست کم اور تلخی زیادہ ہو۔

لب و لہجہ میں تنہائی اور خلش

مہاجرت کے کرداروں کا لب و لہجہ اکثر پرسوز، یادوں سے بوجھل اور سوالیہ انداز میں ہوتا ہے۔

ان کی گفتگو میں شکوہ، حیرانی، اور مایوسی جھلکتی ہے۔

مثال کے طور پر انتظار حسین کے کردار اکثر ماضی کی طرف دیکھتے ہوئے بولتے ہیں، جیسے کہ کوئی کھوئی ہوئی چیز کو پکار رہے ہوں۔

ساخت میں تجرباتی رجحانات

مہاجرت کے افسانوں میں غیر روایتی ساخت، جیسے فلیش بیک، شعور کی رو، اور مبہم اختتام کا رجحان نمایاں ہے۔

افسانہ نگار کہانی کو سیدھی لکیر میں بیان کرنے کے بجائے منقطع تصاویر، علامتی بیانیہ، اور زبان کی تہہ دار معنویت سے بُنائی کرتے ہیں۔

یہ ساخت قاری کو بھی اسی اجنبیت اور بے یقینی میں رکھتی ہے جس سے کردار گزر رہے ہوتے ہیں۔

نتیجہ

مہاجرت نے اردو افسانے کو صرف موضوعاتی طور پر ہی نہیں بلکہ اسلوبی اور علامتی سطح پر بھی بدل دیا۔ یہ افسانے زبان، فضا، اور علامتوں کے ذریعے ایک ایسا تخلیقی منظر نامہ پیش کرتے ہیں جہاں قاری صرف پڑھتا نہیں بلکہ محسوس کرتا ہے۔ اردو افسانے نے مہاجرت کو محض ایک تاریخی سانحے کے طور پر نہیں، بلکہ انسانی وجود کی داخلی ٹوٹ پھوٹ کے طور پر بھی پیش کیا—جسے علامتوں اور اسلوب کے بغیر سمجھنا ممکن نہیں۔

خلاصہ

یہ مقالہ اردو افسانے میں مہاجرت کے موضوع کو ایک تاریخی تسلسل کے ساتھ بیان کرتا ہے، جس کا آغاز عینی آپا جیسے عظیم افسانہ نگاروں سے ہوتا ہے اور موجودہ معاصر لکھاریوں تک پھیلتا ہے۔ مہاجرت صرف ماضی کا تجربہ نہیں بلکہ حال کی سچائی اور مستقبل کی پیش گوئی بھی بن چکی ہے۔ اردو افسانہ نگاروں نے ہجرت کو جذباتی کرب،

تہذیبی المیے، اور فرد کی شناختی کشمکش کے طور پر پیش کیا ہے۔ اس تحقیقی کاوش سے ظاہر ہوتا ہے کہ اردو افسانہ مہاجرت جیسے موضوع کو نہایت فکری وسعت، ادبی حسن، اور بیانیہ تنوع کے ساتھ پیش کرتا رہا ہے۔

حوالہ جات

قریشی، سلیم۔ *اردو افسانے میں تہذیبی موضوعات*، لاہور: ادارۂ فروغِ اردو، 1999۔

احمد، واجد۔ *منٹو: انسان اور افسانہ*، کراچی: سنگ میل پبلی کیشنز، 2002۔

حیدر، قرۃ العین۔ *سفینۂ غم دل*، دہلی: انجمن ترقی اردو، 1953۔

شاہد، محمد حمید۔ *ادبیاتِ مہاجرت*، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، 2017۔

علی، زاہد۔ *مہاجرت اور اردو ادب*، لاہور: سنگِ میل، 2011۔

قریشی، زاہد حسن۔ *افسانے کا سماجی تناظر*، فیصل آباد: اردو ریسرچ سینٹر، 2015۔

سلیم، خالد۔ *عینی آپا اور نئی تاریخ نگاری*، کراچی: کتاب گھر، 1995۔

حسن، انتظار۔ *شہرِ افسوس*، لاہور: الفیصل ناشران، 1990۔

فاروقی، شمیم۔ *نئی زمین نئے لوگ*، اسلام آباد: اردو سائنس بورڈ، 2005۔

افتخار، نسرین۔ *ادبی ہجرت اور خواتین افسانہ نگار*، کراچی: نیشنل بک فاؤنڈیشن، 2012۔

خان، سراج۔ *اردو افسانے کی فکری جہتیں*، لاہور: کتابستان، 2018۔

جاوید، ظہیر۔ *افسانہ اور تہذیب*، راولپنڈی: اردو اکیڈمی، 2013۔

رضا، تبسم۔ *معاصر اردو افسانہ*، لاہور: قلم فاؤنڈیشن، 2020۔

ناصر، علی۔ *منٹو اور ہجرت کا بیانیہ*، فیصل آباد: اردو مرکز، 2009۔

پروین، ناز۔ *ہجرت اور نسائی تجربہ*، لاہور: خواتین پبلی کیشنز، 2016۔

فاطمہ، ہما۔ *ادب اور اجنبیت*، کراچی: نیا ادارہ، 2014۔

یوسف، خلیل۔ *اردو ادب میں شناخت کا بحران*، لاہور: بزمِ ادب، 2011۔

رشید، نجمہ۔ *جدید افسانہ اور نو آبادیاتی شعور*، اسلام آباد: ہمدرد ریسرچ سینٹر، 2007۔

شہزاد، فیصل۔ *اردو ادب کا تنقیدی افق*، پشاور: جامعہ پشاور پریس، 2015۔

حسین، فریحہ۔ *ترکیب و تنقید مہاجرت پر*، لاہور: کاروانِ ادب، 2019۔